www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterma

آ رہے ہیں۔ کچھ علوم تو خود قرآن ہی کے ساتھ ظہور پذیر ہوئے۔ ہمارے اسلاف نے تفسیری، لغوی، حرفی و نحوی لحاظ سے بھی، قواعد و فصاحت و بلاغت کے قرآنی معیارات کے متعلق بھی، معانی و مطالب کی تصریف و تکرار کے پہلو سے بھی، اور ترتیب و نظم کے بارہ میں بھی، نیز قرآن کے احکام اور ان کو احادیث کی توضیحات کے ساتھ پیش کرنے کے لحاظ سے بھی ایسی گراں بہا خدمات امت کے لیے اپنے علمی ترکے میں چھوڑی ہیں کہ دَورِ حاضر کا معزز لفظ "تحقیق" شرمسار ہو کر رہ جاتا ہے۔ پھر اَخلاف کو بھی تا ایں دم اللہ نے قرآن کی علمی خدمات کے لیے بڑی توفیق دی ہے۔ "مترادفات القرآن مع فروق اللغویہ" اس سلسلے کی تازہ ترین کتاب ہے، جو مسرت کے ساتھ ساتھ تحیّر تک لے جاتی ہے۔ اس دورِ فتنہ والحاد میں، اس زمانۂ فرنگ پرستی میں اللہ کا ایک فقیر منش بندہ ایک لمبے عرصے میں متذکرہ موضوع کے راستے پر خاموشی سے چلتا ہوا بہت سے موتی سمیٹ کے لایا ہے اور اب وہ ان موتیوں کو قدر شناسوں پر نچھاور کرکے خراجِ تحسین اور دعائے رحمت رب حاصل کر رہا ہے۔

یوں تو عمومی حد تک یہ مسئلہ ہر زبان میں پایا جاتا ہے کہ اس کے ہم معنی الفاظ (جو درحقیقت قریبُ المعنی ہوتے ہیں) کیا کیا ہیں، اور وہ بلحاظ معانی کیا فروق رکھتے ہیں۔ بعض اوقات یہ فرق بہت ہی لطیف اور عمیق نوعیت کا ہوتا ہے، لیکن عربی زبان اور خصوصاً قرآن کی استعمال کردہ عربی زبان میں جو بے شمار ہم معنی (قریب المعنی) الفاظ وارد ہوئے ہیں، ان کے متعلق یہ سوال بڑا اہم ہے کہ ان میں وجہِ یکسانی اور وجہِ تفاوت کیا ہے؟ کیونکہ قرآن کے صحیح ترجمہ و تفسیر کے لیے یہ جاننا لازم ہے۔ ایسی چند کتابیں عربی زبان میں تھیں، مگر ان سے پورا مدعا حاصل نہیں ہوتا تھا۔ آخر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک پاکستانی صاحبِ علم و ایمان نے اس موضوع پر نہایت جامع اور مفید تحقیقی کتاب کا تمغا اردو زبان کے سینے پر سجا دیا ہے۔ پیش لفظ پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ کیلانی صاحب نے اپنا سفر تجسس و تفکر کس طرح کیا ہے، نیز کتاب کے مندرجات کو سمجھنے کے لیے بہت اچھی کلیدی باتیں لکھی ہیں۔ بعض مترادف الفاظ، قرآن کریم میں بہ تعدادِ کثیر استعمال ہوئے ہیں، مثلاً: گرنا/ گرانا کے لیے ۱۹ الفاظ، سامان کے لیے ۱۵ الفاظ، کم کرنا کے لیے ۱۳، ہلاک کرنے کے لیے ۱۳، کنارہ کے لیے ۱۳، زمین اور اس اقسام کے لیے ۲۱ ــــ کئی مزید مثالیں ہیں۔

مولانا عبدالرحمن کیلانی نے قرآن کے انداز میں اضداد کے استعمال سے بھی استفادہ کیا ہے۔ یہ مضمون کچھ عرصہ میرے ذہن میں بھی رہا کہ قرآن نے شروع سے آخر تک تقابلی انداز بیان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ حُور : حَوِرَتِ الْعَیْنُ یعنی آنکھ کی سفیدی بہت سفید اور سیاہی خوب سیاہ ہوگئی۔ اور جس قدر آنکھ کی سفیدی میں سفیدی اور پتلی کی سیاہی میں سیاہی زیادہ ہو۔ اسی قدر خوبصورتی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ اَحْوَرُ اور حَوْرَاءُ اس مرد اور عورت کو کہتے ہیں جو اسی صفت سے موصوف ہو اور ان دونوں کی جمع حُور آتی ہے (مف۔م ق) قرآن میں ہے :

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ (۵۵/۷۲) (جنت میں) حوریں ہوں گی خیموں میں رکی رہنے والی۔

ایک دوسرے مقام پر آنکھ کی ان دونوں صفات کا اکٹھا بھی ذکر آیا ہے :

وَحُوْرٌ عِیْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ (۵۶/۲۲-۲۳) اور بڑی بڑی آنکھوں والی سیاہ چشم عورتیں ایسی ہیں جیسے حفاظت سے چھپائے دھرے موتی۔

۴۔ بَصَر : بَصَر میں ظاہری آنکھ کے علاوہ قلبی رؤیت کا بھی لحاظ ہوتا ہے (مف) علاوہ ازیں بَصَر کا اطلاق ظاہری آنکھ کے عمل یعنی دیکھنے اور نگاہ پر بھی ہوتا ہے۔ اس کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے :

(۱) ظاہری آنکھ کے لیے : وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِیَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا (۲۱/۹۷) اور قیامت کا سچا وعدہ قریب آجائے تو ناگاہ کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں۔

(۲) نگاہ کے لیے : فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ (۵۰/۲۲) اب ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھا دیا تو آج تیری نگاہ بہت تیز ہے۔

(۳) قلبی رؤیت کے لیے :

وَعَلٰٓی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ (۲/۷) اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے۔

بصر سے مصدر بصارۃ بھی ہے اور بصیرت بھی۔ بصارت کا اطلاق ظاہری نگاہ پر ہوتا ہے ضعف بصارت سے اسی ظاہری نظر کی کمزوری مراد ہوتی ہے اور بصیرت سے مراد قلبی نگاہ ہے۔ کسی شاعر نے بصیرت اور بصارت کے فرق کو یوں واضح کیا ہے ؏

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب — آنکھ کا نور دل کا نور نہیں !

ماحصل : عَیْن کا لفظ دیکھنے کے ظاہری عضو کے لیے آتا ہے عِیْن اور حُور آنکھوں کی صفات ہیں عِیْن موٹی موٹی آنکھوں والی اور حُور نہایت سفید اور پتلی نہایت سیاہ رنگ کی آنکھوں والی (۲) بَصَر کا لفظ ظاہری عضو کے علاوہ آنکھ کے عمل یعنی نگاہ اور پھر اس دیکھی ہوئی چیز پر غور کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔

۲۷ آوارہ پھرنا

کے لیے تَاهَ (تیہ) اور هَامَ (هیم) کے الفاظ آئے ہیں :

۱۔ تَاهَ : حیران و سراسیمہ پھرنا۔ گمراہی کی حالت میں ادھر ادھر بھٹکتے پھرنا۔ (مف) اور ابن فارس کے نزدیک (جِنْسٌ مِّنَ الْحَیْرَةِ م ل) یعنی یہ حیرانگی کی ایک خاص قسم ہے اور التِّیه کے معنی ایسا چٹیل میدان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ (۱۳/۱۱) — خدا اس (نعمت) کو جو کسی قوم کو (حاصل) ہے نہیں بدلتا جب تک وُہ آپ اپنی حالت نہ بدلے۔

اور اسی آیت کا ترجمہ کسی شاعر نے یُوں کیا ہے ؎

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی — نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

ایک دُوسرے مقام پر شیطان اللہ تعالیٰ کو یُوں جواب دیتا ہے:

وَلَاُضِلَّنَّہُمْ وَلَاُمَنِّیَنَّہُمْ وَلَاٰمُرَنَّہُمْ فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّہُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰہِ (۴/۱۱۸) — اور میں (بنی آدم کو) گمراہ کرتا اور امیدیں دلاتا رہوں گا اور یہ سکھاتا رہوں گا کہ جانوروں کے کان چیرتے رہیں اور (یہ بھی) کہتا رہوں گا کہ وُہ خدا کی بنی ہوئی صورتوں کو بدلتے رہیں۔

۴۔ حَرَّفَ: حرف کے بنیادی معنی کسی چیز کے کنارا کے ہیں اور حَرَّفَ کے معنی اس کنارہ کو موڑ دینا (مف م ل) اور حرف کی جمع حروف اور حروف الکلام سے مراد حروف تہجی ہیں۔ اور تحریف الکلام یہ ہے کہ مسلسل عبارت کے کچھ الفاظ کو سیاق وسباق کا خیال نہ رکھ کر اصل مقام کے بجائے دوسرے مقام پر چسپاں کر دینا جس سے کوئی دوسرا مطلب حاصل کیا جاسکے اور اگر کچھ لفظوں کی بجائے دوسرے لفظ داخل کر دیے جائیں تو یہ "تبدیلی" ہوگی اور یہود یہ دونوں کام کر لیا کرتے تھے۔ ارشادِ باری ہے:

فَبِمَا نَقْضِہِمْ مِّیْثَاقَہُمْ لَعَنّٰہُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَہُمْ قٰسِیَۃً یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ (۵/۱۳) — تو ان لوگوں کے عہد توڑنے کے سبب ہم نے اُن پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ یہ لوگ کلمات (کتاب) کو اپنے مقامات سے بدل دیتے ہیں۔

اور تحرّف بمعنی کنارا یا پہلو بدلنا اور تَحَرَّفَ عَنْہُ بمعنی کسی سے مائل ہو کر ایک طرف ہو جانا (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ یُّوَلِّہِمْ یَوْمَئِذٍ دُبُرَہٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ (۸/۱۶) — اور جو شخص جنگ کے روز سوائے اس کے کہ لڑائی کے لیے کنارے کنارے چلے (جالندھری) ہُنر کرتا ہوا لڑائی کا (عثمانیؒ)

۵۔ نَکَّرَ: نکر میں دو باتیں بنیادی طور پر پائی جاتی ہیں (۱) اجنبیت اور (۲) ناگواری۔ تنکیر کی ضد تعریف ہے اور منکر کی معروف۔ تنکیر بمعنی کسی کو نہ پہچاننا اور تعریف بمعنی کسی کو پہچاننا۔ اسم نکرہ اور اسم معرفہ مشہور الفاظ ہیں۔ اور منکر بمعنی بُرے کام اور معروف بمعنی بھلے کام اور نَکَّرَ کے معنی اسم نکرہ بنانا بھی ہے (منجد) اور کسی چیز کی ہیئت کو اس طرح بدل دینا کہ وہ اجنبیا معلوم ہو۔ ارشادِ باری ہے:

قَالَ نَکِّرُوْا لَہَا عَرْشَہَا (۲۷/۴۱) — سلیمانؑ نے کہا اس (بلقیس) کے لیے اس کے تخت کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسَّ اور وَرَدَ کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ بَلَغَ: بمعنی کسی مقصد کے منتہیٰ کو پہنچنا، آخری حد کو پہنچنا (مف) ارشادِ باری ہے:

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ (۴/۶) — اور سدھاتے رہو یتیموں کو۔ جب تک پہنچیں نکاح کی عمر کو۔

۲۔ اَصَابَ: صَوْب کے معنی کسی چیز کے اترنے اور قرار پکڑنے کے ہیں۔ اور الصوب بارش برسنے کو بھی کہتے ہیں۔ اور اَصَابَ بمعنی تیر وغیرہ کا ٹھیک نشانے پر لگنا۔ اور صواب بمعنی درست اور ٹھیک۔ اور اس کی ضد خطا ہے (منجد) اور مُصِيْبَةٌ اصل میں اس چیز کو کہتے ہیں جو ٹھیک نشانہ پر لگ جائے۔ پھر عرف عام میں مصیبت کا لفظ عموماً برے مفہوم میں استعمال ہونے لگا۔ ارشادِ باری ہے:

اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (۲/۱۵۶) — کہ جب پہنچے ان کو کچھ مصیبت تو کہیں ہم تو اللہ ہی کا مال ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (عثمانیؒ)

گویا اَصَابَ کا اطلاق خدا کی طرف سے انسان کو پہنچنے والی تنگی ترشی پر ہوتا ہے۔ گو اس کا استعمال زیادہ تر برے مفہوم میں ہوتا ہے۔ تاہم اچھے معنیٰ میں بھی آسکتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ (۴/۷۳) — اور اگر تم کو پہنچے فضل اللہ کی طرف سے (عثمانیؒ)

۳۔ نَالَ: اس چیز تک پہنچنا یا حاصل کرنا جس کی انسان خواہش رکھتا ہو (مف) آڑے ہاتھوں لینا (ق۔ج) اور نیل مطلب اور مراد کو۔ اور نَيْلَةٌ مطلوبہ چیز کو کہتے ہیں (منجد) ارشادِ باری ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (۳/۹۲) — جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں راہِ خدا میں صرف نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کرسکو گے۔

۴۔ ناوش، ناش بمعنی کسی چیز کو پکڑنا۔ طلب کرنا (منجد) اور بمعنی تناول کرنا۔ اور نَاشَ فُلَانًا بمعنی اس کا سر اور داڑھی پکڑنے کو لپکا (م۔ق) نَالَ اور نَاشَ تقریباً ہم معنی الفاظ ہیں یعنی بڑھ کر ہاتھ سے پکڑ لینا یا ہاتھ کا کسی چیز تک پہنچ پانا۔ فرق صرف یہ ہے کہ نَالَ صرف کسی مرغوب چیز کے حصول کے لیے آتا ہے جبکہ ناش عام ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ (۳۴/۵۲) — اور (عذاب دیکھ کر) کہیں گے کہ ہم اس پر ایمان لے آئے۔ اتنی دور سے ان کا ہاتھ ایمان کے لیے کیونکر پہنچ سکتا ہے؟

۵۔ تَعَاطٰی (عطو) کسی مطلوبہ چیز تک پہنچنے اور اسے پکڑنے کے ہیں۔ ابن فارس کے الفاظ میں اس کے معنی "تناول بالید" ہیں۔ اور جو چیز حاصل ہو وہ عطاء اور عطیّہ ہے۔ اور تَعَاطٰی کے معنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ وَصَلَ، بمعنی ملانا اور جوڑنا (م۔ل) ملانا کے لحاظ سے اس کی ضد فَصَلَ ہے۔ اور جوڑنا کے لحاظ سے قَطَعَ۔ اور وَصَلَ کے معنی ایک چیز کو دوسری سے اس طرح ملانا کہ وہ جڑ جائے۔ یہ لفظ دونوں معنوں میں الگ بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور مادی اور معنوی دونوں صورتوں میں بھی۔

ارشادِ باری ہے:

وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ۔ (۲/۲۷) — اور وہ اس تعلق کو توڑتے ہیں جس کے متعلق اللہ نے ملانے (یا جوڑنے) کا حکم دیا تھا۔

۲۔ خَصَفَ: خَصَفٌ چمڑے کے اس ٹکڑے (یا فرمے) کو کہتے ہیں جس کے اوپر چمڑا رکھ کر نئے جوتے کا ماپ کاٹا جائے (مف) اور خَصَفَ بمعنی جوتا سینا، جوتے میں پیوند لگانا۔ اور خصف الشیءعلی الشیء بمعنی ایک چیز کو دوسری پر رکھ کر جوڑنا اور چپکانا (منجد) ارشادِ باری ہے:

بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (۷/۲۲) — تو آدم وحوا کی شرمگاہیں ان پر ظاہر ہو گئیں۔ اب وہ ان پر بہشت کے پتے جوڑنے لگے۔

۳۔ رَصَّ: بمعنی ایک چیز کو دوسری سے ملانا، چمٹانا، پیوستہ کرنا (منجد) اور بمعنی دو چیزوں کو باہم جوڑ دینا (مف) اور نیز رَصَّہٗ بمعنی سیسے کی قلعی کرنا۔ اور رصاص بمعنی سیسہ (منجد) یعنی رَصَّ کے معنی کسی چیز کو کسی مسالہ وغیرہ سے جوڑ کر اسے مضبوط بنانا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ (۶۱/۴) — اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اس کی راہ میں یوں قطار باندھ کر لڑتے ہیں جیسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار۔

ماحصل: (۱) وصل: بمعنی ملانا اور جوڑنا۔ (۲) رَصَّ: دو چیزوں کو جوڑنا اور مسالہ وغیرہ سے پیوست کرنا۔
(۲) خصف: بمعنی جوڑنا اور چپکانا۔

جوش مارنا کیلیے دیکھیے — "اُبلنا"

۲۱ — جہاں، جہاں کہیں

کے لیے حَيْثُ، حَيْثُمَا، اَيْنَمَا کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ حَيْثُ: مکان مبہم کے لیے آتا ہے مابعد کے جملہ سے اس کی تشریح ہوتی ہے۔ بمعنی جہاں (مف)

ارشادِ باری ہے:

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (۲/۱۴۹) — اور تم جہاں سے نکلو مسجد الحرام کی طرف منہ (کرکے نماز پڑھا) کرو۔

۲۔ حَيْثُمَا: بمعنی جہاں کہیں۔ مَا کا اضافہ صرف معنوں میں وسعت کے لیے ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ — اور تم جہاں کہیں بھی ہو۔ اس (مسجد حرام) کی طرف رُخ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ (۴۳/۳۸) مجھ میں اور تجھ میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا۔ تو تو بُرا ساتھی ہے۔

۲۔ رَفِیْق: اَلرِّفْق نرم برتاؤ۔ مہربانی کا سلوک اور وہ چیز جس سے مدد لی جائے۔ اور مِرْفَقَة بمعنی چھوٹا تکیہ (منجد) اور رَفِیْق بمعنی ہمدرد ساتھی۔ نرم دل۔ موافقت کرنے اور قریب رہنے والا (م۔ل)۔ اور رفق کی ضد عنف بمعنی سختی اور سنگدلی ہے (م۔ل) ارشادِ باری ہے:

فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ (۴/۶۹) وہ لوگ قیامت کے روز ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا۔ یعنی انبیا، اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے۔

۳۔ وَلِی، الولاء بمعنی محبت۔ دوستی، نزدیکی۔ رشتہ داری (مف) اور قرابت (م۔ل) اور ولی بمعنی مددگار غمگسار، تنگی ترشی میں کام آنے والا۔ ارشادِ باری ہے:

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (۲/۲۵۷) اللہ تعالیٰ ایمانداروں کا دوست ہے جو انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔

اور اَلْوَلَاء بمعنی ولایت، ترکہ کی وراثت۔ اور مَوَالِي (واحد مولیٰ) بمعنی ترکہ کے وارث۔ مزید تفصیل وراثت کے تحت دیکھیے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ (۴/۳۳) اور جو مال ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں تو ہم نے ہر اک کے وارث مقرر کر دیے ہیں۔

۴۔ صَدِیْق: سچا اور وفادار دوست۔ دوستی نباہنے والا دوست۔ اور صداقت بمعنی دلوں کا مودت پر متفق ہونا (فق ل ۹۸/۲۲۹) ارشادِ باری ہے:

وَلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ ـــــ اَوْ صَدِيْقِكُمْ۔ تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم اپنے گھروں سے کچھ کھا لو ـــــ یا اپنے دوست کے گھر سے۔

اور صِدِّیْق مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بمعنی راستباز اور سچا دوست۔ قرآن میں ہے:

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ۔ (۱۲/۴۶) یوسف اے بڑے سچے دوست ہمیں (اس خواب کی تعبیر) بتائیے کہ سات موٹی گایوں کو سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں۔

۵۔ خَلِیْل: خُلَّة اور خِلَال بمعنی دوستی کا دل میں سرایت کر جانا (مف) پکی اور گہری دوستی اور خلیل بمعنی مخلص اور گہرا دوست (ج اَخِلَّاء) ارشادِ باری ہے:

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا۔ (۴/۱۲۵) اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنا لیا تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دَهَمَتِ النَّارُ الْقِدْرَ آگ نے ہنڈیا کو سیاہ کر دیا۔ قرآن میں ہے:

مُدْهَامَّتٰنِ (۵۵/۶۴) وُہ دونوں باغ خوب گہرے سبز ہوں گے جیسے سیاہ ہو رہے ہوں۔

۵۔ قَتَرَۃ: قَتَرَ النَّارُ بمعنی آگ کا دھواں دینا (منجد) اور قَتَرَۃ بمعنی دھوئیں جیسے رنگ والا گرد و غبار سیاہی۔ ارشادِ باری ہے:

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ (۸۰/۴۱) اور آج کے دن کتنے منہ ہوں گے جن پر گرد پڑ رہی ہوگی (اور) سیاہی چڑھ رہی ہوگی۔

۶۔ مِدَاد: مَدَدْتُ الدَّوَاۃَ بمعنی دوات میں سیاہی یا روشنائی ڈالنا۔ اور مِدَاد سیاہی جس سے لکھا جاتا ہے۔ روشنائی (مف) ارشادِ باری ہے:

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ (۱۸/۱۰۹) کہہ دو۔ اگر سمندر میرے پروردگار کی باتوں (کے لکھنے) کے لیے سیاہی بن جائے تو قبل اس کے کہ میرے پروردگار کی باتیں تمام ہوں، سمندر ختم ہو جائے۔

ماحصل: (۱) اَسْوَد، کالا رنگ سفید کے مقابلہ میں۔
(۲) غَرَابِيْب: بہت زیادہ سیاہ۔
(۳) اَحْوٰی: سبزی مائل سیاہ رنگ۔
(۴) دُهْمَة: سیاہی مائل گہرا سبز رنگ۔
(۵) قَتَرَۃ، دھوئیں جیسا رنگ۔
(۶) مِدَاد: سیاہی جس سے لکھا جاتا ہے۔ روشنائی۔

۲۷۔ سیدھا۔ سیدھی

کے لیے مُسْتَقِيْم[۱]، سَوَاء[۲] اور سَوِيّ (سوی) قَصْد[۳] اور سَدِيْد[۴] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ مُسْتَقِيْم: قَامَ عَلَى الْاَمْرِ بمعنی کسی بات پر قائم اور برقرار رہنا۔ اور اَقَامَ الشَّيْءَ بمعنی کسی چیز کو کھڑا کرنا اور سیدھا کرنا۔ اور مُسْتَقِيْم وُہ چیز ہے جو سیدھی بھی ہو۔ اور متوازن و معتدل بھی ارشادِ باری ہے:

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ (۱۷/۳۵) اور ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔

کیونکہ اگر ترازو کی ڈنڈی جو پہلے ہی سیدھی ہوتی ہے اگر افقی لائن میں متوازی نہ رہے گی تو تول بھی متوازن نہ رہے گا حالانکہ ڈنڈی تو بہرحال سیدھی ہی ہوتی اور رہتی ہے خواہ ایک پلڑا نیچے جھکا ہوا ہو۔ گویا یہاں سیدھی سے مراد افقی سمت میں سیدھی ہے یعنی وُہ متوازی بھی رہے۔ اور علم جیومیٹری کی رُو سے دو نقاط یا دو مقامات کے درمیان کم سے کم فاصلہ کو خطِ مستقیم کہتے ہیں گویا صراطِ مستقیم وُہ راستہ ہے جو سیدھا بھی ہو اور اس میں کسی طرح کی جھول، لچک اور ڈھلک بھی نہ ہو یعنی افراط و تفریط سے پاک ہو۔ قرآن میں ہمیں یہ دُعا سکھلائی گئی ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔۔۔ کترا جانا ۔۔۔ بچ کر نکل جانا

کے لیے زَاوَرَ، قَرَضَ، حَادَ (حید) کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ زَاوَرَ: قولِ الزور بمعنی اینچ پینچ والی اور غلط بات۔ اَزْوَرُ جس شخص کے سینہ میں ٹیڑھا پن ہو (منجد) اور بِئْرٌ زَوْرَاءُ بمعنی ایسا کنواں جس کی کھدائی میں ٹیڑھا پن ہو۔ اور زَاوَرَ بمعنی ٹیڑھا ہونا یا ٹیڑھا ہو کر نکل جانا۔

۲۔ قَرَضَ: بمعنی کترنا اور کترا کر نکل جانا۔ قَرَضَ الْمَكَانَ بمعنی وہ اس مقام سے ادھر ادھر ہو کر نکل گیا اور قَرَضَ فِي السَّيْرِ بمعنی چلتے ہوئے ادھر ادھر جھکنا (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَّزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ (۱۸/۱۷)
اور جب سورج نکلے تو تم دیکھو کہ (دھوپ) ان کے غار سے داہنی طرف سمٹ جائے اور جب غروب ہو تو اُن سے بائیں طرف کترا جائے۔

۳۔ حَادَ: بمعنی سیدھے راستہ سے پہلو تہی کرنا اور دُور بھاگنا (مف۔م ل) سمت بدل لینا ارشادِ باری ہے:

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ (۵۰/۱۹)
اور موت کی بے ہوشی حقیقت کھولنے کو طاری ہو گئی (اے انسان) یہی وہ حالت ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

ماحصل: (۱) زَاوَرَ: ٹیڑھا ہو کر نکل جانا۔ (۲) قَرَضَ: کترا کر نکلنا اور پھر سیدھے رستے پر ہو لینا۔ (۳) حَادَ: کترانا اور دور بھاگنا اور پھر سیدھی راہ پر نہ آنا

۱۲۔۔۔ کتنے؟

کے لیے كَمْ اور كَأَيِّنْ یا كَأَيِّنْ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ كَمْ: مبہم عدد، مدت یا مقدار کے پوچھنے کے لیے یہ لفظ آتا ہے۔ بمعنی کتنا۔ کتنے۔ کتنی یعنی بطورِ استفہام آتا ہے۔ قرآن میں ہے:

قَالَ كَمْ لَبِثْتَ (۲/۲۵۹)
اللہ تعالیٰ نے کہا، تم کتنا عرصہ (ٹھہرے) رہے ہو؟

۲۔ كَأَيِّ یا كَأَيِّنْ: كَمْ اور كَأَيِّنْ قریب المعنی ہیں۔ ان دونوں میں فرق صرف یہ ہے کہ كَأَيِّنْ میں زیادتی کا تصور بھی پایا جاتا ہے۔ بمعنی کتنا ہی، کتنی ہی۔ کتنے ہی یعنی بہت سی۔ اور بطور استفہام نہیں آتا۔

ارشادِ باری ہے:

وَكَأَيِّن مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا (۱۲/۱۰۵)
اور زمین و آسمان میں کتنی ہی (بہت سی) نشانیاں ہیں جن پر یہ گزرتے ہیں۔

کجی کے لیے دیکھیے "ٹیڑھ" اور "ٹیڑھا ہونا" ۔۔۔۔ کروٹ دیکھیے ۔۔۔ "پہلو"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ۔ (۱۲/۷۱)
اور بڑھادے گا تم کو مال میں اور بیٹوں میں (عثمانی)
اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا (جالندھری)

دوسرے مقام پر فرمایا،

يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ (۱۲۵/۳)
تو تمہارا پروردگار پانچ ہزار فرشتے، جن پر نشان ہوں گے، تمہاری مدد کو بھیجے گا۔

ماحصل:

(۱) اعان، کسی کی مدد کرنا۔ ہر طرح کی مدد۔ عام ہے۔
(۲) نَصَرَ، دفع مضرت کے لیے کسی کی مدد کرنا۔
(۳) اَيَّدَ، کسی کی مدد کرکے اسے تقویت بہم پہنچانا۔
(۴) عَزَّرَ، جذبۂ تعظیم کے ساتھ کسی کی مدد کرنا۔
(۵) عَزَّزَ: کسی کی اس قدر مدد کرنا کہ اس کی کمزوری رفع ہو جائے۔
(۶) ظَاهَرَ، پشت پناہی کرنا۔
(۷) رفد، کسی مفلس کی عطیہ دخیرات سے مدد کرنا اور کرتے جانا۔
(۸) ردأ، پشتہ لگانا۔ ہر وقت کی مدد مہیا کرنا۔
(۹) اَمَدَّ: کمک بہم پہنچانا۔

۱۹ــــــ مددگار

کے لیے ناصِر، نَصِیر اور اَنْصار، حَوَارِی، وَلی اور مَوْلٰی، شَہِید، ظَہِیر، وَزِیر اور عَضُد کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ نَاصِر اور نَصِیر، نَصَرَ بمعنی کسی پر زیادتی یا ظلم کو روکنے کے لیے اس کی مدد کرنا۔ (محیط) اور ناصر ایسا مددگار ہے جو کسی ایسے ہی موقعہ پر مدد کرے۔ اور اس کی جمع نصر اور انصار آتی ہے۔ ارشادِ باری ہے؛

اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ (۱۳/۴۷)
ہم نے انھیں ہلاک کر دیا تو کوئی بھی ان کا مددگار نہ ہوا۔

اور نَصِیر وہ ہے جو ہر ایسے موقعہ پر مدد کو پہنچنے والا ہو (ج نُصَرَاء اور انصار) اور اس لفظ کا اطلاق قرآن کریم میں عموماً اللہ تعالیٰ ہی پر ہوا ہے۔ اور نصیر بمعنی قوت کے ساتھ مدد کرنے والا (فق ل ۱۵۶) ارشادِ باری ہے؛

وَكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا (۴۵/۴)
اور اللہ تعالیٰ ہی کافی مددگار ہے۔

۲۔ حواری: حُوَارِی بمعنی سفید کلر جس سے کپڑے وغیرہ صاف کیے جاتے ہیں (م۔ ق) اور بمعنی نصیحت کرنے والا۔ رشتہ دار۔ مددگار۔ حواری دراصل حضرت عیسیٰؑ کے اُن انصار کو کہتے ہیں جنھوں نے آڑے وقت میں ان کا ساتھ دیا تھا۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیرؓ ہے۔ قرآن میں ہے؛

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ (۱۰/۲۲) — پاکیزہ ہوا کے نرم نرم جھونکوں سے سواروں کو لیکر چلنے لگتی ہیں۔ وُہ اس سے خوش ہوتے ہیں تو ناگہاں تیز آندھی چل پڑتی ہے اور ہر طرف سے لہریں اٹھنے لگتی ہیں۔ اور انھیں یقین ہو جاتا ہے کہ اب وہ ان میں گھر گئے۔

۶۔ حَاصِبٌ: حَصَبَ بمعنی پتھر کنکر اور حَاصِبَۃ اتنی تیز آندھی کو کہتے ہیں جو پتھر کنکر اڑاتی پھرے (ف ل ۲۵۲) اور اَحْصَبَ الْفَرَسُ بمعنی گھوڑے کا اتنا تیز دوڑنا کہ اس کے پاؤں سے کنکریاں ہوا میں اڑنے لگیں (م۔ق) ارشاد باری ہے:

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا (۱۷/۶۸) — کیا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ خدا تمہیں خشکی کی طرف (لے جا کر زمین میں) دھنسا دے یا تم پر سنگریزوں بھری آندھی چلا دے۔

۷۔ قَاصِفٌ: قَصَفَ بمعنی توڑنا اور ٹوٹنا (م۔ل) اور قَاصِفٌ وُہ تند و تیز آندھی ہے جو درختوں وغیرہ کو توڑ دے (مف) آندھی کا طوفان۔ گرجدار آندھی۔ ارشاد باری ہے:

فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ (۱۷/۶۹) — پھر تم پر تیز و تند آندھی بھیجے جو تمہارے کفر کے سبب تمہیں تباہ کردے۔

۸۔ سَمُوْم: سخت گرم ہوا۔ لُو۔ جو اجسام کو جھلس دے (ف ل ۲۵۴) ارشاد باری ہے:

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ (۵۲/۲۷) — تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچا لیا۔

۹۔ اِعْصَار: وُہ تند و تیز ہوا جو فضا میں چکر کاٹے (مف) اور بمعنی گرد و غبار سے پُر ایسی تیز ہوا جو سیدھا آسمان کا رُخ کرے (ف ل ۲۵۲) بگولا۔ پنجابی واورولا۔ قرآن میں ہے:

فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ (۲/۲۶۶) — پھر اس باغ میں ایک بگولا پہنچا۔ جس میں آگ تھی تو وُہ اُسے خاکستر کر گیا۔

۱۰۔ حُسْبَان: حَسَبَ بمعنی حساب کرنا۔ گننا۔ شمار کرنا۔ اور حُسْبَان بمعنی ایسا عذاب جو حساب چکانے کو کافی ہو۔ اور حُسْبَان کا معنی مختلف اہل لغت نے مختلف کیا ہے۔ تاہم یہ عذاب ہوا کے عذاب ہی سے متعلق ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا (۱۸/۴۰) — اور اللہ اس باغ پر آسمان سے کوئی آفت بھیج دے تو یہ باغ میدان صاف بن جائے۔

۱۱۔ نَفْحَۃٌ: بمعنی سرد جھونکا۔ جیسے دھونکنی سے ایک بار میں ہوا نکلتی ہے۔ بھانپ۔ پھونک شدید سرد ہوا کی لپٹ اور اس کی ضد لَفْحَۃٌ (گرم لو کی لپٹ) ہے (ف ل ۲۹) قرآن میں ہے:

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ — اگر انھیں تمہارے پروردگار کے عذاب کی ایک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بمعنی (غلط بات) منسوب کرنا (کسی کو) گالی دینا (یا بیماری کا کسی کو) دُبلا کرنا (منجد بمعنی) اب دیکھیے قرآن میں ہے:

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً (۴/۴) اور عورتوں کو ان کے حق مہر خوشی سے دے دیا کرو۔
(جالندھری۔ عثمانی وغیرہم)

اور عربی تفاسیر میں نحلة کا ترجمہ "عن طیب نفس یعنی دل کی خوشی سے" لکھا ہے۔ اب لغت میں اس کا معنی دینا یا عطیہ دینا تو ہو سکتا ہے مگر اس کے لیے اٰتُوهُنَّ اور صَدُقٰت کے الفاظ پہلے موجود ہیں۔ نحلة کا معنی دل کی خوشی سے کرنا لغت میں موجود نہیں۔

۵۔ف کلمہ میں حرکت کی تبدیلی سے عجیب فرق

۱۔ اَمۡر اور اِمۡر۔ اَمۡر بمعنی کام یا بات (ج امور) لیکن اِمۡر کے معنی سخت ناپسندیدہ بات یا کام جو شرع یا عقل دونوں کے خلاف ہو۔ قرآن میں ہے:

قَالَ اَخَرَقۡتَهَا لِتُغۡرِقَ اَهۡلَهَا لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡئًا اِمۡرًا (۱۸/۷۱) (موسیٰ نے خضرؑ سے) کہا کیا تو نے کشتی کو اس لیے توڑا پھوڑا ہے کہ اس میں بیٹھے لوگوں کو ڈبو دے یہ تو تو نے سخت ناپسندیدہ کام کیا۔

۲۔ بَيۡض اور بِيۡض۔ بَيۡض، بیضة کی جمع ہے بمعنی انڈے۔ بَاضَ بمعنی مرغی کا انڈا دینا۔ اور بیاض بمعنی سفیدی دودھ (منجد) ارشاد باری ہے:

كَاَنَّهُنَّ بَيۡضٌ مَّكۡنُوۡنٌ (۳۷/۴۹) گویا کہ وہ (حوریں) انڈے ہیں محفوظ جگہ میں چھپے ہوئے۔

اور بِيۡض۔ اَبۡيَض کی جمع ہے بمعنی سفید رنگ والا۔ اور اس کی مؤنث بَيۡضَآءُ ہے۔ اور اَبۡيَض اور بَيۡضَآءُ دونوں کی جمع بِيۡض آتی ہے۔ قرآن میں ہے:

وَمِنَ الۡجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيۡضٌ وَّحُمۡرٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهَا (۳۵/۲۷) اور پہاڑوں میں سفید اور سرخ کئی رنگوں کے قطعات ہیں۔

۳۔ حَمۡل اور حِمۡل: حَمۡل بمعنی وہ بوجھ جو کوئی اٹھائے خواہ سر پر یا پیٹھ پر یا مادہ کا اپنے بطن میں اٹھائے لیکن حِمۡل کا لفظ بوجھ کی وہ مقدار معین کر لیتا ہے جو کوئی زیادہ سے زیادہ اٹھا سکتا ہو۔ قرآن میں ہے:

وَلِمَنۡ جَآءَ بِهٖ حِمۡلُ بَعِيۡرٍ (۱۲/۷۲) اور جو شخص وہ گمشدہ پیالہ (ڈھونڈ) لائے اس کے لیے ایک بار شتر (انعام) ہے۔

۴۔ خَبَر اور خُبۡر: خَبَر معروف لفظ ہے۔ اور خُبۡر ایسی خبر کو کہتے ہیں جو تجربہ اور مشاہدہ سے درست ثابت ہو۔ اور خُبۡر بمعنی علم۔ تجربہ۔ آزمائش۔ کہتے ہیں "صَدَّقَ الۡخَبَرَ الۡخُبۡرُ" یعنی تجربہ اور مشاہدہ نے سنی ہوئی خبر کی تصدیق کی (منجد) قرآن میں ہے:

وَكَيۡفَ تَصۡبِرُ عَلٰى مَا لَمۡ تُحِطۡ (خضرؑ نے موسیٰؑ سے کہا) بھلا آپ ایسی بات پر جو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ